# بہار تحریر
## (دوسرا حصہ)

علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر
مشتمل ایک مختصر رسالہ

عبد مصطفی

عبد مصطفی آفیشل

# بہار تحریر

(دوسرا حصہ)

محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی

**(عبدمصطفی)**

عبد مصطفیٰ آفیشل

رسالے کا نام : بہار تحریر (حصہ 1)
کاوش : محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی (عبد مصطفی)
زبان : اردو
صفحات : 37
ناشر : عبد مصطفی آفیشل
سنہ و ماہ اشاعت : شوال 1440ھ
قیمت :

# فہرست

تحریر 1 تا 25 کے لیے "بہار تحریر" کا پہلا حصہ دیکھیں

(46) حضـرتِ فـاطمـہ کی طـرف منسوب ایک موضوع روایت
(47) حضور کی 8 ادائیں
(48) حضور ﷺ کی انگلیاں مبارک
(49) درد امتی کو، تکلیف جنتی حور کو!
(50) نبی کے دشمن کو للکار


بسم الله الرحمن الرحيم

# میلاد پر خوشی منانے کا انوکھا انداز

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ میلاد مصطفی ﷺ کی خوشی میں کھانا بنوا کر لوگوں میں تقسیم کروایا کرتے تھے- ایک مرتبہ اتفاقاً کچھ میسر نہ آ سکا کہ کچھ پکا کر نیاز دلوا سکیں لہذا تھوڑے سے بھنے ہوئے چنے اور قند پر اکتفا کرتے ہوئے نیاز دلوائی-

اسی رات حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ کی بارگاہ میں قسم قسم کے کھانے پیش کیے جا رہے تھے، اسی دوران وہ بھنے ہوئے چنے اور قند بھی پیش کیے گئے؛ انتہائی خوشی و مسرت سے آپ ﷺ نے وہ قبول فرمائے اور اپنی طرف لانے کا اشارہ فرمایا اور تھوڑا سا اس میں سے تناول فرما کر باقی اصحاب میں تقسیم فرما دیا-

**(ملخصاً: انفاس العارفین، ص118، 119، فرید بک سٹال لاہور)**

ہمیں چاہیے کہ اخلاص کے ساتھ اپنے نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی منائیں تا کہ حضور ﷺ قبول فرما لیں-

خوشی کے نام پر ناجائز کاموں کا ارتکاب کرنا، یہ حضور ﷺ کی ناراضی کا سبب ہے-

اللہ تعالی ہمیں بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے-

آمین-

# بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات

چند کتابوں میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک کرامت کا ذکر ملتا ہے کہ آپ نے بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات کو واپس نکال دیا- یہ روایت عوام و خواص میں بہت مشہور ہے لہذا مکمل واقعہ لکھنے کی ضرورت نہیں-

اس روایت پر گفتگو کرتے ہوئے خلیفۂ اعلی حضرت، حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی کرامات درجۂ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ امام یافعی نے لکھا ہے کہ "آپ کی کرامات متواتر یا تواتر کے قریب ہیں اور علما کے اتفاق سے یہ امر معلوم ہے کہ آپ کی مانند کرامات کا ظہور آپ کے بغیر آفاق کے مشائخ میں سے کسی سے نہیں ہوا" مگر یہ بارات والی روایت کسی معتبر نے نہیں لکھی لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اس درجے کے نہ تھے- اکثر میلاد خواں (مقررین) واقف نہ ہونے کی وجہ سے مہمل روایات اولیا و انبیا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ یہاں غلط ہے تو بھی ان کی تعریف پوری ہم نے کر دی- یہ ثواب کی توقع بھی کرتے ہیں، خیر خدا ان پر رحم کرے-

ہزاروں کرامات اولیاءاللہ سے اور اصحاب رسول علیہ السلام سے ظاہر نہ ہوئیں تو کیا جھوٹی روایت کہ دینے سے ان کا رتبہ بڑھ جائے گا؟ ہرگز نہیں؛ اصحاب رسول تمام غوث و قطب و اولیا سے افضل ہیں اور تحقیق سے ثابت ہے کہ اولیاءاللہ کی کرامات اکثر اصحاب سے زیادہ ہیں- بہر حال یہ روایت کسی معتبر نے نہیں لکھی ہے اور امکان عقلی سے کوئی امر یقینی نہیں ہو سکتی-

ہاں جو شخص منکر کرامات غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہے وہ خطاکار ہو گیا کیوں کہ تواتر سے ثابت ہے-

**(ملخصاً: فتاویٰ دیدار یہ، ص45)**

امام اہل سنت، اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ سے جب اس روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگرچہ یہ روایت نظر سے کسی کتاب میں نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے اور اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں لہذا اس کا انکار نہ کیا جائے۔

**(انظر: فتاویٰ رضویہ، ج29، ص630، ط رضا فاؤنڈیشن لاہور، س1426ھ)**

معلوم ہوا کہ اس روایت کا کوئی معتبر و مستند ماخذ موجود نہیں اور ایک پہلو یہ ہے کہ بہ قول امام اہل سنت اس روایت کا انکار بھی نہ کیا جائے لیکن پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ زیادہ مناسب یہی ہے کہ ایسی روایات کو بیان کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل بیان کرنے کے لیے دیگر صحیح روایات کو شامل بیان کیا جائے۔

# بس تمھاری لگن

حضرت سلطان العارفین، سلطان باہو رحمہ اللہ تعالی زمین (کھیت) میں ہَل چلا رہے تھے کہ ہندوؤں کی ایک بارات کا وہاں سے گزر ہوا جو اپنا راستہ بھول چکی تھی- اس بارات کو قریب کے ایک گاؤں احمد پور جانا تھا- انھوں نے آپ علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ ہمیں احمد پور جانا ہے، راستہ کدھر سے ہے؟

آپ نے فرمایا: بتا دوں یا پہنچا دوں؟

یہ جواب سن کر وہ لوگ حیران ہوئے پھر کہنے لگے کہ بابا جی پہنچا دو-

آپ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو.... اب کھولو؛ آنکھیں کھلیں تو روضۂ رسول ﷺ سامنے تھا اور بارات مدینۂ منورہ میں کھڑی تھی!

انھوں نے کہا کہ بابا جی یہ (تو وہ) احمد پور نہیں ہے جہاں ہم نے جانا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں تو اسی احمد پور کو جانتا ہوں!

**(ملخصاً: شرح حدائق بخشش, ص159)**

حضور ﷺ سے سچی محبت کرنے والے ہمیشہ آپ ﷺ کی یادوں میں کھوئے رہتے ہیں- ان کی نظروں میں بس مدینے کی تصویر ہوتی ہے- انھیں ہر وہ محفل پسند آتی ہے جس میں حضور ﷺ کی باتیں ہوں، ہر وہ ذکر سہانا لگتا ہے جس میں حضور ﷺ کا ذکر شامل ہو- بس انھی کی لگن......،

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

# کیا ایک بڑھیا ہمارے نبی پر کوڑا ڈالتی تھی؟

حضور اکرم، سید عالم ﷺ کے اخلاق و کردار کو بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بوڑھی عورت تھی جو ہمارے نبی ﷺ پر روزانہ کوڑا پھینکا کرتی تھی مگر ہمارے نبی اسے کچھ نہیں کہتے تھے- وہ بڑھیا جب بیمار پڑی تو حضور ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اسے دعائیں بھی دیں؛ جب اس بڑھیا نے یہ کریمانہ انداز دیکھا تو ایمان لے آئی!

یہ واقعہ اتنا مشہور ہے کہ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کو زبانی یاد ہے- اگر کسی مقرر کو تقریر کے لیے "اخلاق مصطفی" موضوع دیا جائے تو اس روایت کو بیان کیے بنا اس کی تقریر ہی مکمل نہیں ہوگی اور ہوگئی تو یہ انوکھی بات ہے- کچھ لوگوں کی زبانوں پر ایک جملہ گردش کرتے رہتا ہے کہ "اسلام تلوار سے نہیں پھیلا" اور اس جملے کے ساتھ یہ واقعہ ایسا جڑا ہوا ہے گویا ایک کے بغیر دوسرا ادھورا ہے- نیز ایک طبقہ جو کہتا ہے کہ کسی کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے، وہ بھی اس واقعے کو حفظ ضرور کرتا ہے اور اسے دلیل بنا کر کہتا ہے کہ دیکھو نبی نے تو اپنے اوپر کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کو بھی برا بھلا نہیں کہا لہذا ہمیں بھی کسی کو....... الخ-

ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ روایت حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں! اگر ہے تو دکھائی جائے- اسی روایت کے متعلق ایک وسیع المطالعہ بزرگ، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، شارح بخاری، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا جس کے جواب میں آپ رحمہ اللہ نے لکھا کہ کوڑا کرکٹ ڈالنے کی روایت اس وقت یاد نہیں ہے (لہذا) اس کے بارے میں کچھ نہیں کہ سکتا-

**(فتاوی شارح بخاری، ج1، ص415)**

مجاہد اہل سنت، حضرت علامہ خادم حسین رضوی صاحب قبلہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے اور انگریزوں نے گھڑی ہے!

**(علامہ خادم حسین رضوی صاحب قبلہ کے بیان سے ماخوذ)**

# بڑی مسجد اور کم نمازی

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جب وہ مساجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کریں گے اور ان میں سے تھوڑے لوگ انھیں (یعنی مساجد کو نمازوں سے) آباد کریں گے-

**(صحیح ابن خزیمہ، ج2، باب کراھۃ التباھی فی بناء المساجد... الخ، ر1321، ط شبیر برادرز لاہور)**

حضور ﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ حرف بہ حرف حق ہے اور آج ہم اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں-

عالیشان مساجد تعمیر کر دی گئی ہیں، ایک مرتبہ میں ہزاروں بلکہ کہیں کہیں لاکھوں لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں لیکن نماز پڑھنے والے گنے چنے لوگ ہیں- فجر کی نماز میں بعض مقامات پر کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ امام اور مؤذن کے علاوہ تیسرا کوئی نہیں پہنچتا-

مساجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار تو یوں کیا جاتا ہے جیسے اسی کے مطابق ہمیں آخرت میں اعلی درجہ دیا جانا ہے-

اللہ تعالی ہمیں مساجد کو آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

# بیوی ہو تو ایسی

ایک تابعی بزرگ، حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اپنے ایک طالب علم سے کیا۔

دوسرے دن صبح کے وقت جب ان کے شوہر گھر سے نکلنے لگے تو شہزادی صاحبہ نے پوچھا: میرے سرتاج! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟

انھوں نے کہا: علم دین سیکھنے کے لیے (آپ کے والد) سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی مجلس میں جا رہا ہوں۔

شہزادی صاحبہ نے کہا: آپ بیٹھ جایئے! (میرے والد کے پاس مت جایئے) علم سعید میں آپ کو سکھاتی ہوں۔

**(انظر: المدخل لابن الحاج مکی، ج1، ص156 بہ حوالہ ماہنامہ فیضان مدینہ)**

اللہ تعالی ہمیں بھی ایسی علم والی بیوی عطا فرمائے جو خدمتِ دین میں ہماری مدد کرے، آمین۔

# بیٹی اور سمارٹ فون

بیٹی کی ضد ہے کہ اسے سمارٹ فون چاہیے اور کیوں نہ ہو کہ اس کے ساتھ کالج میں پڑھنے والی اکثر سہیلیوں کے پاس سمارٹ فونز ہیں- ماں باپ نے شروع میں تو منع کیا لیکن پھر وہی کیا جو اپنی لاڈلی بیٹی کے ساتھ ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں-

اب بیٹی کے ہاتھ میں سمارٹ فون ہے.....، سہیلیوں سے فون پر باتیں ہو رہی ہیں.....، ارے یہ کیا! اب تو بیٹی کا فیس بک اور واٹس ایپ پر کھاتا بھی کھل گیا ہے! دھیرے دھیرے انٹرنیٹ کی دنیا کی طرف قدم بھی بڑھ رہے ہیں اور بالآخر اب پیاری بیٹی بھی سمارٹ فون کی طرح سمارٹ بن چکی ہے-

کیا یہ خوشی کی بات نہیں کہ اب سمارٹ بیٹی اپنے ماں باپ کے سامنے کسی سے بھی چیٹنگ (بات چیت) کر سکتی ہے- ماں باپ کو صرف یہ دکھ رہا ہے کہ بیٹی موبائل اسکرین پر انگلیاں چلا رہی ہے لیکن انھیں اس بات کی خبر نہیں کہ ان کی بیٹی گھر میں ہونے کے باوجود بھی ایک بہت بڑی محفل میں شامل ہے-

آج تو حد ہی ہو گئی، سمارٹ بیٹی نے نکاح کے لیے لڑکا بھی ڈھونڈ لیا ہے اور ضرورت ہے تو بس گھر والوں کے "ہاں" کی؛ اگر آج سختی سے کام لیا تو بیٹی خودکشی بھی کر سکتی ہے یا لڑکے کے ساتھ بھاگ بھی سکتی ہے لہذا لاڈلی بیٹی کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو آپ ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں-

آپ ناراض کیوں ہیں؟ اب تو جشن منانے کا وقت ہے- آپ ہی کی محنت تو رنگ لائی ہے- آپ ہی نے سمارٹ فون کے ساتھ اپنی بیٹی کو کالج کا راستہ دکھایا تو آج آپ کا نام روشن ہوا ہے اور آپ ہیں کہ ناراض ہیں......،

او ہو یہ کیا، لڑکی کا بھائی غصے میں لال پیلا ہو رہا ہے جب کہ اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا، وہی تو لڑکی کو اپنی گاڑی پر بیٹھا کر کالج لے جایا کرتا تھا، کم سے کم اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا-

چلیے جانے دیجیے اب چھوٹی بیٹی کو سمارٹ فون دلانے کا وقت آ گیا ہے.........،

## ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ولادت ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو ہوئی اور اس پر ہمارے پاس کثرت سے دلائل موجود ہیں- تاریخ ولادت میں اختلاف بھی ہے لیکن جمہور کے نزدیک بارہ ربیع الاول ہی درست ہے- ذیل میں کچھ کتابوں کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں تاریخ ولادت "بارہ ربیع الاول" کو ہی قرار دیا گیا ہے-

**(1) سیرت ابن اسحاق بہ حوالہ الوفا، ص87**

**(2) سیرت ابن ہشام، ج1، ص107**

**(3) تاریخ الامم والملوك المعروف بہ تاریخ طبری، ج2، ص125**

**(4) اعلام النبوة، ص192**

**(5) المستدرك للحاکم، ج2، ص603**

**(6) عیون الاثر، ج1، ص33**

**(7) تاریخ ابن خلدون، ج2، ص394**

**(8) سیرت ابن خلدون، ص81**

**(9) المورد الروی للقاری، ص96**

**(10) محمد رسول اللّٰہ، ج1، ص102**

**(11) حجة اللّٰہ علی العالمین، ج1، ص231**

**(12) ماثبت بالسنة، ص31**

**(13) نور الابصار، ص13**

**(14) النعمة الکبری، ص20**

**(15) تاریخ اسلامی، ص35**

**(16) معارج النبوة، ج1، ص37**

**(17) مدارج النبوة، ج2، ص18**

**(18) سیرت حلبیہ، ج1، ص93**

**(19) المواہب اللدنیة، ج1، ص132**

(20) بلوغ الامانی، ج2، ص189
(21) تاریخ الخمیس، ص196
(22) البدایہ والنھایہ، ج2، ص260
(23) بیان المیلاد النبوی، ص50
(24) فتح الباری، ج8، ص130
(25) فقیھہ السنۃ، ص60
(26) کتاب اللطائف، ص230
(27) سرور القلوب، ص11
(28) فتاوی رضویہ، ج26، ص411
(29) اسلامی زندگی، ص106
(30) فتاوی نعیمیہ، ص46
(31) تبرکات صدر الافاضل، ص199
(32) رسائل کاظمی، ص2
(33) سیرت رسول عربی، ص43
(34) ذکر الحَسین، ص116
(35) فتاوی مہریہ، ص110
(36) جنتی زیور، ص473
(37) دین مصطفی، ص84
(38) محمد نور، ص56
(39) کتاب فارسی، ص80
(40) انوار شریعت، ص9
(41) الخطیب، ص121
(42) تواریخ حبیب الہ، ص13
(43) جمال رسول، ص11
(44) رسالہ میلاد نمبر، ص24
(45) پیش لفظ تصفیہ مابین سنی و شیعہ
(46) فیصلہ ہفت مسئلہ، ص4
(47) میلاد النبی از اشرف علی تھانوی، ص90
(48) سیرت خاتم الانبیا، ص19، 20
(49) ہادی عالم، ص43
(50) ہفت روزہ، مارچ1977، ص7، 18
(51) قصص النبیین، ج5، ص27
(52) نفحۃ العرب، ص141
(53) خاتون پاکستان رسول نمبر، ص36
(54) رحمت عالم، ص13
(55) ماہنامہ محفل لاہور، مارچ1981، ص65
(56) خاتون پاکستان رسول نمبر، ص839
(57) الشمامۃ العنبریہ، ص8
(58) رسول اکرم ﷺ، ص21، 22
(59) اکرام محمدی، ص270
(60) سیرۃ الرسول، محمد بن عبد الوہاب
(61) سید الکونین، ص60
(62) حیاۃ القلوب، ج2، ص112
(63) سید الوری، ج1، ص88
(64) سیرت احمد مجتبی، ج1، ص5، 147، 149
(65) تاریخ مکۃ المکرمہ، ج1، ص211
(66) الامین ﷺ، ص191
(67) محمد سید لولاک، ص118
(68) ہمارے پیغمبر، ص219
(69) ہمارے رسول پاک، ص43

(70) کتاب شان محمد، ص234

(71) محمد رسول اللہ، ص30

(72) شواہد النبوۃ، ص52

(73) معلومات عامہ، ص61

(74) نور کامل، ص36

(75) اسلامی تہذیب و تمدن، ص347

(76) ماہنامہ ترجمان اویس، ص71

(77) ماہنامہ نور الحبیب، اکتوبر1989، ص41

(78) سیرت کوئز، ص18

(79) موضع القرآن، ص33

(80) کیلنڈر از علامہ اکرم رضوی

(81) جان جاناں، ص117

(82) علموا اولادکم محبت رسول اللہ، ص99

(83) خاتم النبیین، ص118

(84) حیات محمد ﷺ، ص26

(85) ماہنامہ جام عرفان، اکتوبر1984

(86) ہفت روزہ الفقیہ، میلاد نمبر1932، ص140

(87) نورانی شمع ترجمہ قرآن مجید، ص13

(88) تاریخ اسلام از محمود الحسن، ص31

(89) تاریخ ملت، ص34

(90) رسالت مآب، ص9

(91) خاتم المرسلین، ص78

(92) تفسیر ضیاء القرآن، ج5، ص665

(93) حاشیہ الروض الانف، ج1، ص107

(94) ضیائے حرم، عید میلاد النبی نمبر، ص184

(95) سیرت سرور عالم، ص93
(96) خطبات الاحمدیہ، ص12
(97) اسلام کی پہلی عید، ص33
(98) فضیلت کی راتیں، ص27
(99) اشرف السیر، ص146
(100) سیرت رسول اکرم، ص7
(101) ماہنامہ التزکیہ، جولائی2002، ص11
(102) جواز الاختفال، ص12
(103) برکات میلاد شریف، ص3
(104) ہمارے حضور، 17
(105) زریں فرمودات، ص401
(106) بھاگوات پران، باب2، شلوک18 بہ حوالہ جان جاناں
(107) الدر المنتظم، ص89
(108) انوار شریعت، ص9
(109) قومی دائجسٹ، خصوصی نمبر1989، ص50
(110) الخطیب، ص121
(111) فقہ السیرۃ، ص60
(112) نشر الطیب از تھانوی، ص22
(113) حیات رسول، ص92
(114) محبوب کے حسن و جمال کا منظر، ص11
(115) عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت، ص1
(116) خالد دینیات برائے جماعت سوم
(117) دینیات برائے جماعت پنجم، ص55
(118) الکتاب العربی برائے جماعت ہفتم، ص16
(119) اردو کی ساتویں کتاب، ص17

(120) اردو کی آٹھویں کتاب، ص3
(121) اردو کی آٹھویں کتاب، ص18
(122) اسلامیات نہم و دہم، ص88
(123) مطالعہ پاکستان نہم و دہم، ص119
(124) اسلامیات لازمی بی اے
(125) معیار اسلامیات لازمی بی اے
(126) اردو، دائرہ معارف اسلامیہ، 12، 19
(127) مقالہ سیرت محمد رسول اللہ ﷺ، ص12
(128) انگلش کی آٹھویں، ص1، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ
(129) انگلش کی دسویں، ص5
(130) سیرت رسول اللہ، آکسفورڈ یونیورسٹی لندن، ص69
(131) دی لائف آف محمد، ص23
(132) محمد دی فائنل میسنجر، ص50
(133) پروس پیکٹس، 2010، ص162

نوٹ: اس فہرست میں اہل سنت کے علاوہ دیگر مسالک کی کتابوں کے بھی حوالے دیے گئے ہیں۔

**(ملخصاً: بارہ ربیع الاول ایک جامع تحقیق)**

## تفریح الخاطر میں ایک جھوٹی روایت

مشہور کتاب "تفریح الخاطر" میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی نسبت سے یہ روایت داخل ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک خادم فوت ہو گیا- اس کی بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آہ وزاری کرنے لگی- اس نے آپ سے اپنے شوہر کو زندہ کرنے کی التجا کی- آپ نے علم باطن سے دیکھا کہ ملک الموت اس دن قبض کی گئی تمام روحوں کو لے کر آسمان پر جا رہے ہیں- آپ نے اسے روکا اور کہا کہ میرے خادم کی روح واپس کر دو تو ملک الموت نے یہ کہَ کر منع کر دیا کہ میں نے یہ روحیں اللہ تعالی کے حکم سے قبض کی ہیں-

جب ملک الموت نے روح واپس نہیں کی تو آپ نے اس سے روحوں کی ٹوکری (جس میں اس دن قبض کی گئی تمام روحیں تھیں، وہ) چھین لی! اس سے ہوا یہ کہ جتنی روحیں تھیں وہ سب اپنے اپنے جسموں میں واپس چلی گئیں-

ملک الموت نے اللہ تعالی کے حضور عرض کی: مولا تُو تو جانتا ہے جو تکرار آج میرے اور عبد القادر کے درمیان ہوئی، اس نے تمام ارواح چھین لیں-

اس پر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت بے شک عبد القادر میرا محبوب ہے- تو نے اس کے خادم کی روح کو واپس کیوں نہیں کیا؟ اگر ایک روح کو واپس کر دیتے تو اتنی روحیں اپنے ہاتھوں سے دے کر پریشان نہ ہوتے-

**(ملخصاً: تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، المنقبة الثامنة، ص68، ط قادری رضوی کتب خانہ لاہور)**

اسی روایت کے بارے میں امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا، بس فرق اتنا ہے کہ یہاں خادم کی بیوی کا ذکر ہے اور سوال میں خادم کے بیٹے کا- سوال میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب ملک الموت نے روح واپس کرنے سے انکار کیا تو حضور غوث پاک نے انھیں ایک تھپڑ مارا جس کی وجہ سے ملک الموت کی آنکھ باہر نکل گئی!

اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ یہ روایت ابلیس کی گھڑی ہوئی ہے اور اس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام! احمق، جاہل، بے ادب یہ سمجھتا ہے کہ (اس روایت کو بیان کر کے) حضرت غوث اعظم کی تعظیم کرتا ہے حالانکہ وہ حضور کی سخت توہین کر رہا ہے۔

**(انظر: فتاویٰ رضویہ، ج29، ص630،**
**ط رضا فاؤنڈیشن لاہور، س1426ھ)**

# تو میرا غلام، تیرا باپ میرے نانا کا غلام

حسنین کریمین کی شان و عظمت بیان کرنی ہو یا فاروق اعظم کا عشق رسول، دونوں کے لیے ایک روایت کثرت سے بیان کی جاتی ہے جو کچھ یوں ہے:

ایک مرتبہ حسنین کریمین اور فاروق اعظم کے بیٹے بچپن میں ساتھ مل کر کھیل رہے تھے کہ اچانک کسی بات کو لے کر لڑائی ہو جاتی ہے! باتوں ہی باتوں میں امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے فاروق اعظم کے شہزادے سے فرمایا کہ "تو میرا غلام اور تیرا باپ میرے نانا کا غلام"۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے صاحبزادے کو برا لگا اور وہ اس بات کی شکایت کرنے کے لیے اپنے والد کے پاس چلے گئے؛ والد صاحب سے کہا کہ حسنین مجھے ایسا ایسا کہتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جاؤ اور ان سے یہ بات لکھوا کر لے آؤ؛ چناں چہ ابن عمر نے حسنین کریمین سے کہا کہ آپ نے جو کہا ہے اسے کاغذ پر لکھ دیجیے۔ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی بات لکھ بھی دی۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھوں میں وہ کاغذ دیا گیا تو آپ اسے چومنے لگے اور بہت خوش ہوئے؛ پھر اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا اب مجھے میدان حشر کا کوئی خوف نہیں کیوں کہ مجھے آل رسول نے رسول اللہ کا غلام لکھ دیا ہے۔ اس چِٹّھی کو میرے کفن میں رکھ دینا تاکہ منکر نکیر مجھ سے سوالات نہ کریں۔ پھر آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے حسنین کریمین کے فضائل بتائے اور ان کی غلامی کرنے کا حکم دیا۔

یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ واقعہ اتنا مشہور ہے کہ اکثر مقررین اسے بیان کرتے ہیں۔ ہم نے کتابوں میں اسے تلاش کیا لیکن ہمیں نہیں ملا۔ اس کے بر عکس جو ملا وہ پیش خدمت ہے:

حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اجمل قادری رحمہ اللہ سے اسی واقعے کے متعلق سوال کیا گیا کہ یہ واقعہ صحیح ہے یا غلط؟ سائل نے یہ بھی لکھا کہ اس واقعے پر صوفی عزیز احمد صاحب بریلوی اور چند علما نے اعتراض کیا ہے- آپ نے جواب میں تحریر فرمایا:

یہ واقعہ کسی عربی کی معتبر و مستند کتاب میں میری نظر سے نہیں گزرا تو یقین کے ساتھ نہ اس کو صحیح کہا جا سکتا ہے نہ غلط-

**(فتاوی اجملیہ، ج4، ص629، ط شبیر برادرز لاہور س2005ء)**

عبد مصطفی کہتا ہے کہ جو حضرات اس روایت کو بیان کرتے ہیں ان پر لازم ہے کہ حوالہ بھی بیان کریں اور کسی بھی روایت کو بیان کرنے سے پہلے اس بات کو مد نظر رکھیں کہ صرف مشہور ہونے کی وجہ سے کسی روایت کو بیان کرنا درست نہیں-

# تو پھر کون کہے گا؟

خطیب صاحب سے تقریر کے بعد سوال کیا گیا کہ حضرت آپ نے جو روایت بیان کی وہ کس کتاب میں موجود ہے؟ بڑا تحقیقی جواب آیا کہ میں نے حضرت فلاں صاحب سے سنی تھی.......،

جب عرض کیا گیا کہ روایت موضوع و منگھڑت ہے تو جناب نے ایسی باتیں کہَ ڈالیں کہ آپ کو کسی کتاب میں نہیں ملیں گی! فرمانے لگے کہ کیا آپ نے تمام کتابیں پڑھ لی ہیں جو اسے موضوع کہَ رہے ہیں یا آپ حضرت فلاں صاحب سے زیادہ علم رکھتے ہیں؟

یہ باتیں کچھ مقررین اور عام لوگوں سے بھی سننے کو ملتی رہتی ہیں کہ کیا آپ فلاں سے زیادہ جانتے ہیں یا آپ نے تمام کتابیں پڑھ لی ہیں.....؟

ہم اس پر زیادہ لمبی چوڑی بحث نہ کرتے ہوئے صرف ایک سوال کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کسی روایت کو موضوع کہنے کے لیے دلائل نہیں بلکہ کسی حضرت سے زیادہ علم رکھنا یا تمام کتابیں پڑھنا ضروری ہے تو پھر کون سا ایسا شخص ہے جس نے تمام کتابیں پڑھ لی ہیں یا وہ کسی سے زیادہ علم کا دعوٰی کر سکتا ہے؟ اگر کوئی ایسا شخص نہیں ہے تو پھر کسی بھی روایت کو موضوع نہیں کہا جا سکتا کیوں کہ ہو سکتا ہے وہ کسی کتاب میں موجود ہو- اس سے تو جھوٹی روایات کو قبول کرنے کا دروازہ کھل جائے گا!

ایسی باتیں کرنے والوں کو چاہیے کہ یہ بھی بتا دیں کہ جب ہم دلائل کے ساتھ نہیں کہَ سکتے تو پھر کون کہے گا؟

# جا تجھے سات بیٹے ہوں گے

حضرت سیدنا غوث اعظم کی کرامت بتا کر یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک عورت آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: یا حضرت مجھے بیٹا دو! آپ نے فرمایا کہ لوح محفوظ میں تیری قسمت میں بیٹا نہیں ہے۔

عورت نے کہا: اگر لوح محفوظ میں ہوتا تو آپ کے پاس کیوں آتی؟

آپ نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ یا خدا تو اس عورت کو ایک بیٹا دے دے، جواب آیا کہ لوح محفوظ میں نہیں۔ عرض کیا کہ دو بیٹے دے، حکم ہوا کہ جب ایک نہیں تو دو کہاں سے دوں؟

عرض کیا کہ تین بیٹے دے، ارشاد ہوا کہ ایک بھی نہیں تو تین کہاں سے دوں، اس کی تقدیر میں بالکل نہیں!

جب وہ عورت ناامید ہو گئ تو غوث اعظم نے غصے میں آکر اپنے دروازے کی خاک سے تعویذ بنا کر دے دی اور کہا کہ جا! تیرے سات لڑکے ہوں گے۔ وہ عورت خوش ہو کر چلی گئ اور اس کے سات لڑکے ہوئے۔

اس روایت کے متعلق حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اجمل قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ کسی معتبر و مستند کتاب میں نظر سے نہ گزرا اور بہ ظاہر بے اصل اور لغو معلوم ہوتا ہے، ان سے احتراز کرنا چاہیے اور "بہجۃ الاسرار" سے حضرت کی کرامات بیان کرنی چاہییں۔

**(ملخصاً: فتاوی اجملیہ، کتاب الخطر والاباحۃ،**

**ج4، ص9، ط شبیر برادرز لاہور، س2005ء)**

# جادو کروا دیا ہے

مولانا شہزاد قادری ترابی فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیر و مرشد، حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ مجھ پر کسی نے جادو کروا دیا ہے، آپ علاج کیجیے۔

آپ علیہ الرحمہ نے اپنی عادت کے مطابق تعویذ عطا فرمائی اور خوب تسلی دی مگر وہ شخص مطمئن نہیں ہوا اور بار بار یہی کہہ رہا تھا کہ مجھ پر کسی نے جادو کروا دیا ہے۔

آخر میں شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ تم پر جادو کسی معمولی آدمی نے نہیں کروایا بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے سب سے بڑے جادوگر "سامری" نے تم پر جادو کروایا ہے۔

یہ سنتے ہی وہ تعویذ لے کر مسکراتا ہوا چلا گیا اور موجود حاضرین بھی مسکرا دیے۔

**(ملخصاً: خطبات ترابی، ج5، ص268، زاویہ پبلی شرز لاہور)**

ہماری عوام میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جنھیں ہمیشہ لگتا ہے کہ کسی نے ہم پر جادو کروا دیا ہے۔ عورتوں میں یہ بات زیادہ پائی جاتی ہے۔ انھوں نے پہلے سے یہ بات ذہن نشین کر لی ہوتی ہے کہ ہم پر جادو کیا گیا ہے اور جب انھیں اس کے بر خلاف بتایا جائے کہ آپ پر کسی نے کچھ نہیں کروایا تو انھیں تسکین حاصل نہیں ہوتی گویا وہ یہی سننا چاہتے ہیں کہ مجھ پر کسی نے جادو کروا دیا ہے۔

# جنت میں حضور ﷺ کی شادی

حضرت سعد بن جنادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل جنت میں میری شادی حضرت مریم بنت عمران (حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ) اور حضرت آسیہ اور موسی علیہ السلام کی بہن سے فرمائے گا۔

**(انظر: المعجم الکبیر للطبرانی مترجم، ج4، ص135،**
**ح5353، ط پروگریسو بکس لاہور)**

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالی جنت میں میرا نکاح حضرت مریم بنت عمران اور حضرت موسی علیہ السلام کی بہن کلثوم اور فرعون کی (نیک و پارسا) بیوی آسیہ سے کرے گا۔

**(انظر: المعجم الکبیر للطبرانی مترجم، ج5، ص724،**
**ح7931، ط پروگریسو بکس لاہور)**

حضرت علامہ مفتی محمد امتیاز قادری حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ تفسیر صاوی میں ہے کہ پانچ خواتین افضل ہیں: مریم، خدیجہ، فاطمہ، عائشہ اور آسیہ رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین۔
بی بی مریم اور بی بی آسیہ جنت میں حضور ﷺ کی ازواج میں سے ہوں گی۔

**(انظر: عطائین اردو شرح تفسیر جلالین، ج1، ص401،**
**ط ادارۂ فیضان رضا کراچی)**

حضرت علامہ مفتی محمد اکمل مدنی حفظہ اللہ فتاوی رضویہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت مریم، حضرت کلثوم اور حضرت آسیہ کا نکاح جنت میں حضور ﷺ سے ہو گا۔

**(ملخصاً: کیا آپ کو معلوم ہے؟، حصہ1، ص146**
**بہ حوالہ فتاوی رضویہ قدیم، ج9، ص11)**

حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم حفظہ اللہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر در منثور، تفسیر خازن، تفسیر قرطبی وغیرہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جنت میں حضرت مریم، حضرت آسیہ اور حضرت کلثوم (کلثوم/حکیمہ/کلیمہ) حضور ﷺ کی زوجیت سے مشرف و سرفراز ہوں گی۔

**(ملخصاً: فتاوی بریلی شریف، ص222، ط زاویہ پبلشرز لاہور)**

مفتی محمد یونس رضا اویسی حفظہ اللہ نے بھی یہ لکھا ہے کہ جنت میں حضرت مریم کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوگا۔

**(ایضاً، ص321)**

## 30 جوڑے کپڑے

میرے سامنے ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا :

میرے پاس 25 سے 30 جوڑے کپڑے ہو گئے ہیں لہذا اس سال (عید کے لیے) مَیں کپڑے نہیں لوں گا-

بیٹے نے کہا :

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؛ کپڑے تو آپ کو لینے ہی ہوں گے.........!

کسی غریب کے پاس پہننے لائق دو جوڑے کپڑے نہیں ہیں اور کسی کے پاس 25 سے 30 جوڑے کپڑے رکھے ہوئے ہیں، یہ کیسا انصاف ہے؟

اپنے مال سے جہاں تک ہو سکے غریبوں کی مدد کیجیے- اگر آپ کے پاس کئی جوڑے کپڑے ہیں تو ضروری نہیں کہ ہر عید پر نئے کپڑے خریدے جائیں-

اپنے رشتہ داروں میں یا جن کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ ان کی مالی حالت خراب ہے، ان کی جس طرح ہو سکے مدد کیجیے-

# جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

ایک مؤذن جس نے چالیس سال تک منارے پر چڑھ کر اذان دی، ایک دن اذان دینے کے لیے منارے پر چڑھا اور اذان دیتے ہوئے جب "حی علی الفلاح" پر پہنچا تو اس کی نظر ایک نصرانی عورت پر پڑی- اس کی عقل اور دل جواب دے گئے- اذان چھوڑ کر اس عورت کے پاس جا پہنچا اور اسے نکاح کا پیغام دیا- وہ عورت کہنے لگی: میرا مہر تجھ پر بھاری ہو گا-

اس شخص نے کہا: تیرا مہر کیا ہے؟

عورت بولی: دین اسلام کو چھوڑ کر میرے مذہب میں داخل ہو جا!

اس مؤذن نے اسلام چھوڑ کر اس عورت کا مذہب اختیار کر لیا! (معاذاللہ)

پھر عورت نے کہا: میرا باپ گھر کے نچلے کمرے میں ہے، تم اس سے نکاح کی بات کرو-

جب وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا تو اس کا پاؤں پھسل گیا جس کی وجہ سے کفر کی حالت میں ہی مر گیا!!!

اپنی شہوت بھی پوری نہ کر سکا اور دین اسلام سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا-

**(انظر: الروض الفائق ترجمہ بہ نام حکایتیں اور نصیحتیں، ص42، مکتبۃ المدینہ کراچی)**

اس زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کہ کب ساتھ چھوڑ دے- کیا پتا آج رات ہم سوئیں اور پھر آنکھ ہی نہ کھلے!

اللہ تعالی ہمیں برے خاتمے سے بچائے، آمین-

# جہیز کی شرعی حیثیت

مسلمانوں میں یہ رواج عام ہو گیا ہے کہ نکاح سے پہلے لڑکی والوں سے جہیز کی مانگ کی جاتی ہے- اب تو بالکل کھل کر کہا جاتا ہے کہ ہمیں ایک گاڑی اور ایک لاکھ روپے چاہیے! لڑکی والوں کی جان اتنے میں بھی نہیں چھوٹتی بلکہ سیکڑوں باراتیوں اور رشتے داروں کے نخرے بھی اٹھانے پڑتے ہیں جس میں لاکھ روپے خرچ ہونا عام بات ہے-

ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ لڑکی والے ایک لاکھ روپے دینے کو تیار ہیں لیکن گاڑی دینے کی طاقت نہیں رکھتے تو اس وجہ سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا جاتا ہے! اسے ہم نکاح نہ کہ کر سودا کہیں تو زیادہ اچھا لگے گا-

شریعت میں جہیز کی مقدار طے کرنا بلکہ مقدار نہ بھی معین ہو کہیں شادی کرتے وقت جہیز کا مطالبہ ہی کرنا یا شادی کے وقت مطالبہ کرنا یا شادی ہو جانے کے بعد مطالبہ کرنا، یہ سب حرام ہے- یہ رشوت مانگنا ہے اور جو مال لیا مال حرام لیا؛ فرض ہے کہ اسے واپس کرے، اس کو استعمال میں لانا حرام ہے-

**شامی میں ہے:**

جعلت المال علی نفسھا عوض عن النکاح و فی النکاح

العوض لا یکون علی المراۃ (ج5، ص701)

**(انظر: مقالاتِ شارح بخاری، ج1، باب سوم،**

**جہیز کی شرعی حیثیت، ص387)**

# حالت نماز میں تعظیم نبی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں رات کے آخری حصے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا- حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے (بائیں طرف سے دائیں طرف) اپنے آگے کیا، پھر جب آپ ﷺ نماز پڑھنے لگے تو میں پیچھے آ گیا؛ پھر آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھ سے فرمایا:

اس کا کیا سبب ہے کہ میں تمھیں آگے کرتا تھا تو تم میرے پیچھے ہو جاتے تھے؟

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز میں آپ سے آگے ہو جائے حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کو اللہ نے اتنا (بلند ترین) مرتبہ عطا کیا ہے!

میرے اس جواب سے رسول اللہ ﷺ خوش ہوئے اور میرے لیے یہ دعا کی کہ اللہ میرے علم و فہم کو زیادہ فرمائے-

**(مسند امام احمد بن حنبل، ج5، ص178، ر3060)**

اس روایت کو امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے بھی نقل کیا ہے-

**(فتح الباری، ج1، ص625)**

شیخ شعیب الارنوط کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام بخاری و امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے-

**(حاشیہ مسند احمد بن حنبل، ج5، ص178)**

شیخ الحدیث، علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ نے بخاری شریف کی شرح میں اس روایت کو نقل کیا ہے

**(نعم الباری فی شرح صحیح البخاری، ج1، ص340)**

سبحان اللہ! صحابیِ رسول حالت نماز میں بھی نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کر رہے ہیں۔

آپ کا تعلق کسی بھی مکتبۂ فکر سے ہو، آپ ایک بار اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ آج یہ کون سے دین کی دعوت دی جا رہی ہے کہ نماز میں حضور کا خیال لانا درست نہیں ہے اور اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے کیوں کہ حضور ﷺ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ آتا ہے اور بیل اور گدھے کا خیال تعظیم کے ساتھ نہیں آتا! اور غیر کی یہ تعظیم جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

**(صراط مستقیم، اردو، ص150۔**

**صراط مستقیم، فارسی، ص86، ملخصاً)**

یہ عبارت وہابیوں کے پیشوا اسماعیل دہلوی کی ہے اور آج بھی یہ کتابیں چھپ رہی ہیں۔ اگر نماز میں حضور کا خیال شرک کی طرف لے جاتا ہے تو کیا صحابیِ رسول کا نماز میں حضور کی تعظیم کرنا بھی راہ شرک پر قدم رکھنا ہے؟

ابھی بھی وقت ہے؛ ایسی عبارتوں اور ایسے عقیدے کو دیوار پر دے ماریں۔ جو ایسے خیالات رکھتا ہو اور ان نظریات کا حامی ہو اس سے منھ موڑ لیں تاکہ کل بہ روز محشر حضور ﷺ کے قدموں میں جگہ پا سکیں۔

بہت سادہ سا ہے اصول دوستی کوثر اپنا
جو ان سے بے تعلق ہو ہمارا ہو نہیں سکتا

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

# جھوٹے مقرر نے حد کردی

کبھی کبھی ہمیں مقررین سے ایسی روایات سننے کو ملتی ہیں کہ ہم حیران و پریشان ہو جاتے ہیں- ایسے ایسے قصے کہ نہ تو کبھی آنکھوں نے دیکھے اور نہ کانوں نے سنے- ایسی روایات سن کر عوام بھی خوش ہوتی ہے کہ چلو آج کچھ نیا سننے کو ملا ہے- دور حاضر میں تو کئی مقررین کا یہی رویہ ہے کہ بس کچھ نیا ہونا چاہیے- ایسے مقررین کو بس اپنے بازار اور اپنی شہرت کی فکر ہوتی ہے- ہمارے زمانے کے مقررین تو قابل تعریف ہیں ہی لیکن گزشتہ زمانے میں بھی ایسے مقررین گزرے ہیں جن کے کارنامے قابل ذکر ہیں-

ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل اور امام یحیٰ بن معین نے ایک مسجد میں نماز ادا کی، اسی دوران ایک قصہ گو مقرر کھڑا ہوا اور اس نے بیان کرنا شروع کیا کہ "مجھ سے احمد بن حنبل اور یحیٰ بن معین نے روایت کی اور انھوں نے عبد الرزاق سے روایت کی، ان سے معمر نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھا تو اللہ تعالی اس کے ہر لفظ سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کی چونچ سونے کی ہوتی ہے، اس کے پر مرجان کے ہوتے ہیں..... " اور پھر اس حدیث کو اتنا طول دیا کہ تقریباً بیس صفحات میں آئے-

مقرر صاحب کی بیان کردہ روایت سن کر امام احمد بن حنبل امام یحیٰ بن معین کو دیکھنے لگے اور وہ امام احمد بن حنبل کو؛ امام احمد بن حنبل نے امام ابن معین سے پوچھا کہ:

"کیا آپ نے اس سے یہ حدیث بیان کی ہے؟"

امام ابن معین نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے یہ حدیث آج پہلی بار سنی ہے-

جب وہ قصہ گو اپنی تقریر سے فارغ ہوا تو ان دونوں نے اس کو بلایا اور امام ابن معین نے پوچھا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی؟ اس نے جواب دیا کہ "مجھ سے احمد بن حنبل اور ابن معین نے بیان کی ہے" اس پر امام ابن معین نے فرمایا کہ میں ہی ابن معین ہوں اور یہ احمد بن حنبل ہیں اور ہم دونوں نے آج پہلی بار یہ حدیث تمھارے منھ سے سنی ہے-

یہ سن کر اس نے فوراً کہا کہ "ارے تم ابن معین ہو؟" انھوں نے کہا کہ ہاں میں ہی ہوں تو اس نے کہا کہ "میں نے تو سنا تھا کہ ابن معین احمق ہے، آج اس بات کی تصدیق بھی ہو گئی" حضرت ابن معین نے پوچھا کہ تم نے کیسے جانا کہ میں احمق ہوں؟ اس نے کہا کہ "تم سمجھتے ہو کہ دنیا میں تم دونوں کے علاوہ کوئی احمد بن حنبل اور ابن معین نہیں ہے، اِن احمد بن حنبل کے علاوہ میں نے سترہ احمد بن حنبلوں سے یہ روایت سنی ہے"

**(الجامع الاحکام القرآن، ج1، ص69**

**بہ حوالہ نقد و نظر، ص13)**

# حساب لگائیے

**ایک بے وقوف سے پوچھا گیا کہ تو کب پیدا ہوا؟ تو اس نے جواب میں کہا:**

**میں نصف (آدھے) رمضان میں چاند نظر آتے ہی عید کے تین دن بعد پیدا ہوا ہوں، اب جیسے چاہو حساب لگا لو-**

**(اخبار الحمقی والمغفلین مترجم، علامہ ابن جوزی، ص265)**

ڈاکٹر طاہر القادری کے بیانات اور کتابوں کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ آپ پڑھ کر جیسے چاہیں حساب لگا لیں-

ڈاکٹر صاحب اپنے ایک بیان میں کہتے ہیں کہ چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں کسی صوفی نے کسی کو کافر نہیں کہا، کسی کی تکفیر نہیں کی اور پھر دوسرے کئی بیانات میں کفر کے فتوے جاری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں- کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کچھ- ایک طرف صحابی رسول کی عزت کی باتیں کرتے ہیں اور دوسری طرف فضائل بیان کرنے سے منع کرتے ہیں- ایک طرف اختلاف کرنے کی خصوصی دعوت بانٹتے ہیں اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ کوئی مولوی میرے فتوے سے اختلاف کر کے دکھائے!

ساری باتیں ڈاکٹر صاحب خود کہتے ہیں؛ تضاد ہی تضاد ہے-

اب میں صرف اتنا کہوں گا کہ آپ حساب لگا لیں-

# حضرتِ فاطمہ کی طرف منسوب
# ایک موضوع روایت

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ خاتون جنت، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنھا کی نسبت یہ بیان کرنا کہ روز محشر وہ برہنہ سر و پا ظاہر ہوں گی، امام حسن و حسین کے خون آلود اور زہر آلود کپڑے کاندھے پر ڈالے ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے، اسے ہاتھ میں لیے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گی اور عرش کا پایہ پکڑ کر ہلائیں گی اور خون کے معاوضے میں گنہگار امت کو بخشوائیں گی، یہ صحیح ہے یا نہیں؟

امام اہل سنت جواباً لکھتے ہیں کہ یہ سب محض جھوٹ، افترا، کذب، گستاخی اور بے ادبی ہے- مجمع اولین و آخرین میں ان کا برہنہ تشریف لانا جن کو برہنہ سر کبھی آفتاب نے بھی نہ دیکھا، وہ کہ جب صراط پر گزر فرمائیں گی تو زیر عرش سے منادی ندا کرے گا کہ اے اہل محشر اپنے سر جھکا لو اور اپنی آنکھیں بند کر لو کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ صراط پر گزر فرمائیں گی پھر وہ نور الٰہی ایک برق کی طرح ستر ہزار حوریں جلوے میں لیے ہوئے گزر فرمائے گا-

**(ملخصاً: احکام شریعت، ج1، ص160)**

# حضور کی 8 ادائیں

نبی کریم ﷺ کی ہر ادا پیاری ہے جن میں سے آٹھ یہ بھی ہیں:

(1) جب بھی کوئی آپ ﷺ کو پکارتا تو آپ "لبیک" کہہ کر جواب عنایت فرماتے۔

**(الشفاء، 121/1)**

(2) اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے کان میں سرگوشی کرتا تو جب تک اس کی بات مکمل نہ ہو جاتی، آپ اپنا سر مبارک اس سے دور نہ فرماتے۔

(3) آپ ﷺ مجلس میں کبھی پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے۔

(4) جب کوئی ملاقات کے لیے آتا تو بعض اوقات اس کے لیے آپ اپنی چادر بچھا دیتے بلکہ اپنی مسند بھی پیش کر دیا کرتے۔

(5) آپ ﷺ صحابہ کرام کو ان کی کنیت اور پسندیدہ ناموں سے پکارتے۔

(6) آپ ﷺ بڑی وقار کے ساتھ اس طرح ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ اگر کوئی آپ کے جملوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

**(ایضاً)**

(7) آپ ﷺ رفتار کے ساتھ جھک کر یوں چلا کرتے تھے گویا بلندی سے اتر رہے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلنے میں ہانپنے لگتے۔

(8) آپ ﷺ خوشبو کا تحفہ واپس نہیں فرماتے بلکہ فرماتے کہ خوشبو کا تحفہ رد مت کرو کیوں کہ یہ جنت سے نکلی ہے۔

**(شمائل ترمذی، ص86)**

# حضور ﷺ کی انگلیاں مبارک

حضور اکرم، سید عالم ﷺ کی شہادت کی انگلی مبارک درمیانی انگلی سے لمبی تھی اور درمیانی انگلی اپنے ساتھ والی انگلی سے لمبی تھی اور وہ اپنے ساتھ والی انگلی سے لمبی تھی یعنی شہادت کی انگلی مبارک کے بعد تینوں انگلیاں ایک کے بعد ایک لمبائی میں چھوٹی تھیں- علامہ دمیری رحمہ اللہ نے اس پر گفتگو کرتے ہوئے ایک حدیث بھی نقل کی ہے اور اس حدیث کے بارے میں امام ابن حجر ہیتمی شافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو شیخ الاسلام ابن حجر رحمہ اللہ نے "اسد الغابہ" میں اور علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے سورۂ بقرہ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے-

**(فتاوی حدیثہ، ص754، ط مکتبہ اعلی حضرت)**

# درد امتی کو، تکلیف ـــــ جنتی حور کو!

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تنگ کرتی ہے تو (جنتی) حوریں جو کہ جنت میں اس (شوہر) کی زوجہ ہوں گی، کہتی ہیں:

اے عورت! اسے تنگ نہ کر، تیرا ستیاناس یہ شوہر تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

**(انظر: ابن ماجہ، باب فی المراۃ توذی زوجھا، ج1، ص560، ملخصاً)**

اس حدیث کو بیان کرنے کا مقصد صرف یہ بتانا نہیں ہے کہ عورتوں کو اپنے شوہر کو تکلیف نہیں دینی چاہیے بلکہ اس روایت سے دو اہم مسئلے بھی معلوم ہوئے:

(1) اگر کسی بندے کو دور سے پکارنا شرک ہوتا تو جنتی حوریں دنیا کی عورتوں کو نہ پکارتیں اور جو کہتا ہے کہ نبی کو پکارنے سے مسجد گندی ہو جاتی ہے تو بہ قول اس کے غیر نبی کو پکارنے کی وجہ سے جنت بھی گندی ہو جانی چاہیے!

(2) جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تنگ کرتی ہے تو جنت کی حور سن لیتی ہے؛ جب جنت کی ایک مخلوق کی سماعت کا یہ عالم ہے تو مالک جنت، صاحب شریعت ﷺ کی سماعت کا کیا عالم ہو گا۔

ممکن ہے کہ کسی کے پیٹ میں اس حدیث کی سند کو لے کر درد اٹھے لہذا دوا کے طور پر ہم بتانا چاہتے ہیں کہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

**(صحیح سنن ابن ماجہ، جلد1، صفحہ نمبر341)**

# نبی کے دشمن کو للکار

جنگ احد میں جب کافروں کی طرف سے ابن سباع میدان میں آیا تو حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کو یہ کہہ کر للکارا:

یا ابن مقطعة البظور اتحاد اللہ و رسولہ ثم شد علیہ فکان کامس الذاھب

ترجمہ: (حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا) او عورتوں کے ختنے کرنے والی کے لڑکے! تو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی کرتا ہے؟

یہ کہہ کر آپ نے اس پر سخت حملہ کر دیا اور اس کو واصل جہنم کر دیا۔

**(1) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قتل حمزہ**

**(2) مسند احمد بن حنبل، ج3، ص501**

**(3) صحیح ابن حبان، ج6، ص300**

**(4) دلائل النبوۃ للبیہقی، ج3، ص242**

**(5) صفۃ الصفوۃ، ج1، ص373**

**(6) المنتظم، باب غزوۂ احد**

**(7) جامع الاصول، ج8، ص248**

**(8) عمدۃ القاری، ج17، ص211**

**(9) ذخائر العقبی، ج1، ص177**

**(10) البدایہ والنھایہ، ج4، ص19**

**(11) السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، ج3، ص38**

**(12) تاریخ الاسلام للذہبی، ج1، ص208**

**(13) سیر اعلام النبلاء، ج1، ص178**

**(14) جامع الاحادیث للسیوطی، ح41303**

**(15) سبل الہدی والرشاد، باب غزوۂ احد**

**(ملخصاً: لمعات مصطفی ﷺ، ص123، 124)**




# Connect with us on Social Media

Facebook/OfficialAbdeMustafa
WhatsApp/+919102520764
Telegram/@AbdeMustafa
Telegram Channel/abdemustafaofficial
Telegram Library/abdemustafalibrary
Instagram/abde_mustafa_official
Blog : Abdemustafaofficial.blogspot.com
Email : Abdemustafa78692@gmail.com
Twitter/AbdeMustafa92

ABDE MUSTAFA OFFICIAL